بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ — قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ — ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ ۱۴ ظہور ۱۳۴۹ ہش ۱۴ اگست ۱۹۷۰ء — نمبر ۱۸۷

# موجودہ حالات کو سامنے رکھتے ہوئے خصوصیت سے یہ دعا کرو

کہ

# اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر فتنہ اور ہر شر اور انتشار سے محفوظ رکھے (آمین)

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"آج ہمارے ملک کے جو حالات ہیں وہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے خدا سے ایک نئی زندگی پائی اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے بنی نوع انسان اور خدا کی دوسری مخلوق کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جو سیاسی جماعت نہیں سیاسی طور پر تو ہم اپنے ملک کی خدمت نہیں کر سکتے لیکن روحانی جماعت ہونے کی حیثیت میں روحانی طور پر اپنے بھائیوں کی خدمت کر سکتے ہیں اور ہمیں کرنی چاہیئے اور وہ خدمت دعا کے ذریعہ ہے۔ مَیں اِن دنوں خاص طور پر جماعت سے خواہش رکھتا ہوں اور اس کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر فتنہ اور شر سے محفوظ رکھے۔

.... جیسا کہ مَیں نے بتایا ہمیں ایک مذہبی اور روحانی جماعت ہونے کے لحاظ سے سیاست سے کوئی براہِ راست تعلق نہیں۔ گو ایک شہری کی حیثیت سے ہمارا ہر فرد اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرض عائد کیا ہے کہ ہم اس کی محبت میں فنا ہو کر اس کی مخلوق کی خدمت میں لگے رہیں اور ہمارے نزدیک خدا کی مخلوق کی جو بہترین خدمت کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ان کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر قسم کے فتنہ اور شر سے اور تباہی سے اور انتشار سے محفوظ رکھے اور ہمارے ملک اور ہماری قوم کو توفیق دے کہ وہ دینی اور دنیوی لحاظ سے ترقی پر ترقی کرتے چلے جائیں اور رفعتوں پر رفعتیں حاصل کرتے چلے جائیں۔

پس ہم اپنے بھائیوں، اپنے ملک، اپنی قوم کی دعا سے مدد کر سکتے ہیں اور اس میں ہمیں بخل اور سستی نہیں دکھانی چاہیئے بلکہ اپنے لئے بھی اِس زمانہ میں دعائیں چھوڑ دو اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں خود پوری کرے گا اور اپنے بھائیوں کے لئے ہر وقت دعا کرتے رہو۔"

(الفضل ۲۸ فروری ۱۹۶۹ء)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ آخری اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

## تقرر مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالِ رواں کے بقیہ عرصہ کے لئے مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب کا تقرر بطور مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ منظور فرمایا ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

رفیق احمد صاحب باجوہ پسر چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ امیر جماعت ضلع حیدر آباد کا رسولی کا اپریشن ہوا ہے احباب سے صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسلم باجوہ ایڈووکیٹ سرگودھا)

---

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل کی طبیعت لُو لگ جانے کی وجہ سے خراب چلی آتی ہے۔ اس سے دل بھی کچھ متاثر ہوا ہے۔ کبھی کبھی گھبراہٹ اور بے چینی ہو جاتی ہے۔ گو پہلے سے افاقہ ہے مگر پوری طرح صحت نہیں ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

---

مکرم مولوی غلام احمد صاحب نسیم گی آنا (جنوبی امریکہ) میں چار سال تک فریضۂ تبلیغِ اسلام ادا کرنے کے بعد مورخہ ۱۰ کی شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ بخیریت تشریف لے آئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا مرکز میں آنا مبارک کرے اور مرکز کی برکات سے انہیں نوازے۔ (نائب وکیل التبشیر)

---

## احمدی ڈاکٹر توجہ فرمائیں

تمام احمدی ڈاکٹر اپنے کوائف (نام، ولدیت عمر، تعلیمی ڈگری، موجودہ کام، مکمل پتہ) سے جلد از جلد ہمیں اطلاع دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک اہم ارشاد کی تعمیل میں ہمیں یہ کوائف درکار ہیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ وکالتِ تبشیر تحریک جدید ربوہ)

---

## اعلانِ تعطیل

مورخہ ۱۴ ظہور کو یومِ آزادی کی وجہ سے دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی لہٰذا ۱۵ ظہور کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

بہ سلسلہ یومِ آزادی

# پاکستان میں آئندہ انتخابات

انتخابات ایک ایسا جمہوری عمل ہے جس کے ذریعے پُر امن طور پر حکومت تبدیل ہوتی ہے۔ پاکستان میں پہلے عام انتخابات بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہو رہے ہیں جن میں عوام ۵ ر اکتوبر ۱۹۷۰ء کو براہِ راست طور پر قومی اسمبلی کے ارکان اور ۲۲ ر اکتوبر ۱۹۷۰ء سے پہلے پہلے صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کو منتخب کریں گے۔

ان انتخابات میں ۵ کروڑ ۹۴ لاکھ رجسٹرڈ ووٹر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ ہماری تاریخ میں پہلی دفعہ "ایک آدمی ایک ووٹ" یعنی آبادی کی بنیاد پر نمائندگی کے اصول پر قومی اسمبلی کے ارکان کا انتخاب ہوگا۔ ان انتخابات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے ارکان کو ۱۲۰ دنوں کی مقررہ مدت کے اندر اندر ملک کے لئے آئین بنانے کا بھی شرف حاصل ہوگا۔

الیکشن کمیشن کو قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے لئے انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کٹھن کام سونپا گیا۔

انتخابی فہرستوں کی تیاری کے لئے گنتی کا کام ۱۶ ر اکتوبر ۱۹۶۹ء کو شروع ہوا اور ۳۰ ر جون ۱۹۷۰ء کو سارے ملک میں انتخابی فہرستیں شائع کر دی گئی تھیں۔ انتخابی فہرستیں باقاعدہ چھاپی گئی ہیں تاکہ ان میں کوئی اور لفظ کا اضافہ کرنے کے امکانات نہ رہیں۔ یہ فہرستیں فروخت کے لئے دستیاب ہیں اور ان کی کاپیاں رجسٹریشن افسروں، اسسٹنٹ رجسٹریشن افسروں اور ہر یونین کونسل کے دفتر میں بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔

ملک میں رجسٹرڈ ووٹروں کی کل تعداد ۵۹۴۰۰۰۰۰ سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ ان میں سے ۳۱۲۰۰۰۰۰ ووٹر مشرقی پاکستان میں اور ۲۵۲۰۰۰۰۰ ووٹر مغربی پاکستان میں رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔ مغربی پاکستان کے ان اعداد و شمار میں مرکز کے زیر انتظام آنے والے قبائلی علاقے شامل نہیں۔ آخری فہرست کے مطابق ووٹروں کی کل تعداد ۵۹۴۰۰۰۰۰ سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کی تقریباً ۵۰ فی صد آبادی کا ووٹر کی حیثیت سے اندراج کیا گیا ہے۔

بالغ آبادی کے تناسب سے جو انتخابی اعداد و شمار سامنے ہیں انہیں تمام انتخابی معیاروں کے لحاظ سے معیاری تصوّر کیا جا سکتا ہے۔ انتخابی حلقہ بندیوں کے حساب سے مختلف علاقوں کی انتخابی فہرستوں کو دوبارہ ترتیب دینے کا کام بھی بڑی تیزی سے مکمل کر لیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن اس قابل ہے کہ وہ خواہش مند جماعتوں کو حلقہ انتخاب کے لحاظ سے فہرستیں فراہم کر سکے۔

چونکہ کمیشن کے پاس وقت بہت قلیل تھا اس لئے انتخابات کے دوسرے مرحلے یعنی قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی انتخابی حلقہ بندیوں کا کام بھی انتخابی فہرستوں کی تیاری کے ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔ صدر نے چیف الیکشن کمشنر کی سرپرستی میں ایک انتخابی حلقہ بندیوں کا کمیشن قائم کیا ہے جس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے ہائی کورٹ کے دو جج ممبر ہیں۔

انتخابی حلقہ بندیوں کا کام تین مہینوں کی مختصر مدت میں مکمل ہو گیا تھا۔ مشرقی پاکستان کی انتخابی حلقہ بندیوں کی آخری فہرست ۵ جون ۱۹۷۰ء کو اور مغربی پاکستان کی ۲۵ جون ۱۹۷۰ء کو شائع کر دی گئی۔

حلقہ انتخاب کی حد بندی میں انتظامی لحاظ سے سہولت علاقے کی پیوستگی اور تسلسل اور ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے مطابق ممکن حد تک آبادی کی تقسیم کو مدنظر رکھا گیا۔ حد بندی کی تجاویز الیکشن کمیشن کی سیکرٹریٹ نے اپنے صوبائی دفاتر کے مشورے سے تیار کی تھیں۔ ان تجاویز پر عوام سے اعتراضات اور تجاویز مانگی گئیں جنہیں حلقہ انتخابات کی ابتدائی فہرست میں شامل کیا گیا۔ حد بندی کے کمیشن نے مشرقی پاکستان میں تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹروں اور مغربی پاکستان کے بعض اہم مقامات پر عام سماعت بھی کی۔ اس سلسلے میں موقع پر ہی کمیشن کے فیصلوں کا اعلان کر دیا گیا۔ اور عام طور پر عوام نے ان فیصلوں کو قبول کر لیا۔

اب الیکشن کمیشن کا دوسرا اور سب سے اہم کام انتخابات منعقد کرانا ہے۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں (انتخابات) کا آرڈیننس اور اس سلسلے میں بنائے گئے قوانین کا پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس آرڈیننس میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کی یقین دہانی کے لئے مناسب اقدامات کئے گئے ہیں۔ اس آرڈیننس میں گزشتہ انتخابات سے بالکل مختلف نوعیت کے اقدامات کئے گئے ہیں۔ مثلاً بیلٹ بکس کا طریقہ۔ نشانات لگانے کا طریقہ اور نہ مٹنے والی سیاہی کا استعمال وغیرہ۔ ان اقدامات سے ناجائز ووٹنگ، ووٹوں کی فروخت، ایک کی بجائے دوسرا ووٹ ڈالنے یا اور اس قسم کی دوسری بدعنوانیوں کا سدباب ہوگا۔

چونکہ اقدامات پہلی دفعہ پاکستان میں کئے جا رہے ہیں لہذا یہاں ان کا تفصیل سے ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا۔ ہر امیدوار کے لئے الگ بیلٹ بکس کی بجائے ایک ہی بیلٹ بکس رکھا جائے گا۔ جو پریزائیڈنگ آفیسر کے سامنے ہوگا۔ پولنگ افسر اور امیدوار پولنگ ایجنٹ بھی ووٹروں کو ووٹ ڈالتے ہوئے دیکھ سکیں گے۔ تاہم بیلٹ پیپروں پر ووٹر الگ کمرے میں نشان لگائیں گے۔ اس سے ووٹروں کی خرید و فروخت کے امکانات بالکل ختم ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس سے پہلے بعض اقدامات اوقات بیلٹ پیپر باہر لے جانے اور اپنے اعتماد کے آدمی سے ان پر نشان لگانے کا کاروبار ہوتا ہے۔ جو نشان لگانے کے لئے علیحدہ کمرے کا اب طریقہ اختیار کیا گیا ہے اس میں بیلٹ پیپر تیزاب سے تباہ کر دینے کی بھی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ ووٹروں کو ان کی پسند کے نام اور نشان والی ربڑ کی مُہر دی جائے گی جس سے وہ انتخاب کے وقت امیدواروں کے نشانات اور نام لگائیں گے۔ ووٹروں کی انگلیوں میں سے ایک پر نہ مٹنے والی سیاہی لگائی جائیگی۔ تاکہ وہ دوبارہ ووٹ نہ ڈال سکیں۔

غلط اور غیر قانونی حرکات، رشوت اور دوسرے شخص کی جگہ خود ووٹ دینا اور ناجائز دباؤ جیسی بدعنوانیاں قابلِ سزا جرم ہونگی۔ الیکشن آرڈیننس میں انتخابات پر رقم خرچ کرنے کی حد بھی مقرر کر دی گئی ہے۔ امیدواروں کو انتخابات کے فوراً بعد انتخابات پر ہونیوالے اخراجات کی رپورٹ بھی پیش کرنی ہوگی۔ ووٹروں کو پولنگ اسٹیشنوں پر لانے لیجانے کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

انتخابات کے دوران امن و امان برقرار رکھنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائینگے۔ الیکشن آرڈیننس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۴۸ گھنٹے کی مدت جو انتخابات کے دوسرے دن آدھی رات کو ختم ہوگی کے دوران کوئی شخص کسی انتخابی حلقے میں کوئی جلسہ نہیں کریگا یا اسمیں شریک نہیں ہوگا اور نہ کسی جلوس کا اہتمام کریگا اور نہ اس میں شریک ہوگا۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنیوالا شخص سزا کا مستوجب ہوگا۔ انتخابات کے دن پولنگ اسٹیشن سے چار چار سو گز کے فاصلے پر کنویسنگ کرنا بھی قابل سزا ہوگا پولنگ اسٹیشن کے قریب عوامی اجتماع سے خطاب کرنے کے کام میں آنیوالے سامان کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

**اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے سے مال میں برکت آتی ہے۔ (ناظر بیت المال آمد)**

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ظہور ۱۳۴۹ ہش

# پاکستان پائندہ باد

۱۴ اگست پاکستان کی آزادی کا دن ہے۔ آج سے تئیس سال پہلے جب برصغیر ہند کو انگریز نے آزاد کیا تو اس وقت پاکستان بھی بھارت سے الگ معرضِ وجود میں آ گیا۔ انگریز کے عہد میں تو یہ تمام ملک ایک ہی حکومت میں شامل تھا لیکن چونکہ یہاں ہندو اور مسلمان دو مختلف خیال اور معاشرہ رکھنے والی بڑی قومیں آباد تھیں اور چونکہ مسلمان اقلیت میں تھے اس لئے ممکن نہ تھا کہ ہندوؤں کے متعصب طبقے اکثریت میں ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ عدل و انصاف سے پیش آتے اس لئے مسلمانوں نے مسلم اکثریت والے علاقوں کے لئے علیحدگی کا مطالبہ کر رکھا تھا جو بہت سی مشکلات کے بعد سب متعلقہ لوگوں کو تسلیم کرنا پڑا اور اس طرح پاکستان ایک علیحدہ مملکت کی صورت میں نمودار ہؤا۔

حالانکہ ایسے عناصر موجود تھے اور اب بھی ہیں جو اس علیحدگی کو قبول کرنے سے انکاری ہیں تاہم پاکستان کا تیئیس منزلیں بخیر و خوبی دشمنانِ پاکستان کے علی الرغم قائم رہنا اور ترقی کرتے چلے جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ جن لوگوں نے علیحدگی کا سوال اُٹھایا اور اس کے لئے کشمکش کی وہ راستی پر تھے۔ حالانکہ بھارت کے بعض لوگ اور بھارت کی حکومت بھی ان لوگوں سے متاثر ہو کر پاکستان کو کمزور رکھنے اور اس طرح اس کو مٹا دینے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتی رہی۔

اس کے باوجود جیساکہ ہم نے کہا ہے پاکستان متواتر شاہراہِ ترقی پر گامزن رہا ہے اور یہ ناشکری ہوگی اگر ہم ان لوگوں کی خدمات کو بالکل نظرانداز کر دیں جو گزشتہ میں ملک کے اقتدار پر قابض رہے۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ پاکستانی حکومت کے مقتدر لوگ بہت کم آپس میں متحد و متفق رہے ہیں لیکن بفضلِ خدا ان میں سے شاذ ہی کوئی ایسا ہو گا جو پاکستان کا دل سے خیرخواہ نہ ہو اور جس نے ان عناصر کا ڈٹ کر مقابلہ نہ کیا ہو جو پہلے بھی پاکستان کے وجود کے قائل نہیں تھے اور اب بھی نہیں ہیں، پاکستان کے عوام نے ایسے عناصر کو کبھی مؤثر نہیں ہونے دیا اور تقریباً ہر حکومت ایسے عناصر کو دبا کر رکھتی رہی ہے اِلّا ماشاء اللہ۔ اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ بھی پاکستانیوں کی ذہنیت ایسے عناصر کو کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ حقیقت یہی ہے کہ آج تک جو لوگ بھی پاکستان کی حکومت پر برسرِ اقتدار رہے ہیں انہوں نے کم و بیش ملک و قوم کی ضرور خدمت کی ہے اور آج جو ہم اس ملک میں ترقی دیکھتے ہیں یہ سب کچھ انہی لوگوں کی محنت اور عوام کی ذہنیت کا مجموعی نتیجہ ہے۔

آج پاکستان پھر ایک نہایت نازک دَور سے گزر رہا ہے اور پاکستان کے بہی خواہ اس تشویش میں گرفتار ہیں کہ کہیں تخریبی عناصر اوپر نہ آ جائیں تاہم ہمیں پاکستانیوں کی سنجیدہ اور معتدل ذہنیت سے بڑی امید ہے کہ وہ کسی قسم کے انتہاپسندوں کو برسرِ عروج نہیں آنے دے گی اور ان کا حال بھی ویسا ہی ہوگا جیساکہ ان کے پہلوں کا ہوتا رہا ہے۔

افسوسناک امر یہ ہے کہ ہماری صحافت ایک حد تک غیر محتاط ہے اور نامعلوم وجوہات کی بناء پر بعض ایسے عناصر کی ہمت افزائی کر رہی ہے جو پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے ہی اس کے اتنے خلاف تھے کہ جنہوں نے ۱۹۴۶ء کے فیصلہ کن انتخابات میں بھی غیر جانبدار رہ کر دشمنانِ پاکستان کے ہاتھ مضبوط کرنے سے بھی گریز نہیں کیا تھا۔

آخر میں ہم اپنے ہموطنوں کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ مختلف سیاسی پارٹیوں کے ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھالنے سے اپنے آپکو آلودہ نہ ہونے دیں اور جن لوگوں نے گزشتہ میں کم و بیش ملک کی خدمت کی ہے ان کی خدمات کو نہ بھُولیں اور ان کی کوتاہیوں اور غلطیوں اور جرائم کو معاف کر دیں اور سب یکجان ہو کر ملک و قوم کی خدمت میں لگے رہیں اور بجائے دوسروں پر اعتراض کرنے کے خود تعمیری کام ایسے کریں جو ملک کے استقلال میں ممد و معاون ثابت ہوں اور ملک اتنا مضبوط بن جائے کہ اندرونی اور بیرونی دشمن اس چٹان سے ٹکرا کر خود ہی پاش پاش ہو جائیں۔ ہمیں پورا پورا یقین ہے کہ پاکستان قائم رہنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی مرضی سے معرضِ وجود میں آیا ہے اور دنیا کی کوئی اندرونی یا بیرونی طاقت اس کو ضرر پہنچانے میں کامیاب نہیں ہوگی اور ان شاء اللہ یہ ملک بفضلِ خدا دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے گا اور وہ لوگ جو نادانستہ یا دانستہ اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے وہ ہمیشہ مُنہ کی کھاتے رہیں گے اور دشمنانِ ملک اور اسلام کے قدیمی مخالف ملک کے متواتر استحکام و استقلال کا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تعالےٰ سے اپنے اس پیارے وطن کی خیر و عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اور ہم احمدی دوستوں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنی نمازوں میں اور دعاؤں میں اِس امر کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ ہمیں ہمیشہ یہ دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے کہ موجودہ تشویشناک حالات کے طوفان سے ملک صحیح و سلامت گزر جائے اور ملک میں امن و امان قائم رہے۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ٭

---

# ۱۴ چودہ اگست

چودہ اگست! اصبحِ تمنّا کی یادگار
ارضِ وطن کو تیری ہوائیں ہیں سازگار

تُو ایک دلفریب مگر ہولناک یاد
طوفانِ خاک و خوں میں اُبھرتی ہوئی بہار

اُن قافلوں کے سر پہ جو گزری کسے خبر
وہ قافلے لُٹے جو سرِ رہگذارِ یار

کِس شوق کِس خلوص کے انعام میں ملی
یہ ارضِ پاک قائدِ اعظم کی یادگار

کیا بات تھی کہ ڈال کے گلشن کی داغ بیل
گلشن سے اُٹھ گیا وہ نمائندۂ بہار

اِک عمر کٹ گئی ہے اِسی انتظار میں
کچھ کم نہ ہو سکے مگر آلامِ روزگار

جس قوم کو ملا تھا اخوت کا امتیاز
وہ قوم کیوں کشاکشِ باہم کا ہے شکار

ارضِ وطن میں پیار کی ٹھنڈی ہوا چلے
دل ہے ابھی مجسّمۂ سوزِ انتظار

اپنا خدا بھی ایک۔ نبی ایک۔ دین ایک،
لیکن قبائے وحدتِ ملّی ہے تار تار

اے خاکِ پاک تیرے شہیدوں کی آبرو
لُٹ جائے گی جو ہو نہ سکے ذرّوں کا انتشار

اقوامِ شرق و غرب میں تُو سرفراز ہو
ہم پر ترے عُروج کا سودا ہے سوار

سرتاپا وفا ہی وفا ہوں ترے عوام
جانِ خلوص ہوں ترے اربابِ اقتدار

دریا رواں رہیں تری نہریں رواں رہیں
زرخیز سرزمیں ترے کھیتوں کو دے نکھار

تنظیم و اتحاد و یقیں سے ہوں دل گداز
باقی رہے نہ مغرب و مشرق کا خلفشار

تجھ سے جگر میں سوز۔ رگوں میں لہو بھی گرم
اے ارضِ پاک! تیری تمازت پہ ہم نثار

قسط ۲

# قرآنی پیشگوئیاں

## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک دائمی ثبوت

(از مکرم انعام الحق صاحب کوثر جامعہ احمدیہ - ربوہ)

### مدنی پیشگوئیاں

مکہ میں تو صرف اہل مکہ ہی آپ کے دشمن تھے لیکن مدینہ پہنچنے پر تمام یہودی قبائل کے سینوں میں حسد کی آگ روشن ہوگئی۔ اور انہوں نے بستی بستی پھر کر تمام عرب کو آپ کے خلاف کردیا۔ یہاں تک کہ یہ دشمنی عرب تک محدود نہ رہی بلکہ ایرانیوں اور رومیوں نے بھی اسلام کو مٹانے کی کوششیں شروع کردیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی رحمت ایک بار پھر جوش میں آئی اور آپ کو فتح، نصرت اور کامیابی کی خبریں دیں۔ فرمایا:۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ
اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○

(المجادلہ آیت ۲۲)

نیز وعدہ فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا
بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ
يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْكٰفِرِيْنَ ○ (المائدہ: ۶۸)

اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو (کلام) تجھ پر اتارا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا۔ اور اگر تو نے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تو نے اس کا پیغام بالکل نہیں پہنچایا اور اللہ تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ کافروں کو کامیابی کی راہ ہرگز نہیں دکھائے گا۔

ہجرت کے ایک سال بعد ہی مکہ کے سردار ابوجہل کی قیادت میں بدر کے میدان میں نکلتے ہیں لیکن بہت بُری شکست کھاتے ہیں کئی سردار ہلاک ہوجاتے ہیں (جن میں ابوجہل بھی شامل ہے) کچھ قید ہوجاتے ہیں اور باقی جان بچا کر بھاگ جاتے ہیں۔ اس طرح وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا اور سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کا جو وعدہ دیا گیا تھا کہ تجھے اس شہر سے تنگ کر کے بھاگنے پر مجبور کرنے والے تیری ہجرت کے بعد تھوڑا عرصہ ہی ٹھہریں گے (اور ہلاکت کے منہ میں داخل ہوں گے) اور عنقریب ان کی جماعت کو شکست دی جائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے حیرت انگیز طور پر پورا ہوتا ہے کہ کسی کو بھی اس سے قبل یہ یقین نہ تھا کہ ایسا ہوگا۔ کیونکہ گرم پتھروں اور اور تپتی ہوئی ریت پر لٹائے جانے والوں کے بارہ میں کوئی شخص بھی یہ نہ کہہ سکتا تھا کہ لات اور عُزّیٰ کے زبردست پجاری باوجود تعداد میں زیادہ ہونے کے کسی دن انہی مسلمانوں کے سامنے سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ پھر کیا سچ مچ ہجرت کے ایک سال بعد ہی صنادید مکہ انہی غریب مسلمانوں کے سامنے پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگے اور کیا یہ فتح ان کو اُس وقت نصیب نہ ہوئی جب کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ ان کو فتح حاصل ہوگی؟

اور تو اور خود جب مکہ کا سردار ابوجہل اپنے لشکر کے ہمراہ بدر کے میدان کی طرف چلا تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ ۳۱۲ ناتجربہ کار اور بے سازو سامان مسلمانوں کے ہاتھوں ہزیمت و ہلاکت کا مزا چکھے گا اور مکہ کا شہر چند روز بعد ہی ماتم کدہ بن جائے گا۔ وہ تو بڑے فخر سے گانے والی عورتوں کو ساتھ لیکر مکہ سے نکلا تھا۔ لیکن اس کی اور اس کے لشکر کی ہلاکت نے خدا تعالیٰ کا علیم خبیر اور ذوانتقام ہونا ثابت کردیا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے شہادت دی کہ یہ میرا بندہ ہے اور میں اس سے ہمکلام ہوتا ہوں۔ کیونکہ اگر یہ انسانی منصوبہ ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ اس طرح شان و شوکت اور جاہ و جلال سے پورا ہوتا بلکہ مسلمانوں کا نام و نشان تک مٹ جاتا۔ خدا تعالیٰ نے اس کے برعکس نتائج پیدا کر کے دنیا پر یہ واضح کردیا کہ یہ انسانی منصوبہ نہ تھا بلکہ یہ اس کا اپنا منصوبہ تھا جیسا کہ پہلے ہی فرما دیا تھا:۔

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا
فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ○

(الزخرف آیت ۸۰)

کیا ان لوگوں نے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر) حملہ کرنے کا کوئی فیصلہ کر لیا ہے (اگر انہوں نے ایسا کیا ہے تو) ہم نے بھی ان کی تباہی کا فیصلہ کرلیا ہے۔

چنانچہ ابھی مکہ بھی فتح نہیں ہوا کہ دشمنانِ اسلام کو اتنی بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ اسلئے تھا کہ خدا تعالیٰ ابھی تک انہیں ڈھیل دے رہا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما دیا تھا کہ آپ غمگین نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے غافل نہیں وہ انہیں جلد سزا دے گا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا
عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۭ
اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ
تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝
مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ
لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَ
اَفْـــِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ ○

(ابراہیم آیت ۴۳-۴۴)

اور (اے مخاطب) یہ ظالم (مکہ والے) جو کچھ کہہ رہے ہیں اس سے تو اللہ کو ہرگز بے خبر نہ سمجھ وہ انہیں صرف اُس دن تک ڈھیل دے رہا ہے جس دن انکی آنکھیں (حیرت سے) پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ اپنے سروں کو اوپر اٹھائے ہوئے خوفزدہ ہو کر دوڑ رہے ہوں گے اور ان کے دل پراگندہ ہوں گے۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے کفار کی مکمل تباہی کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا تھا اور مسلمانوں کو خوشخبری دی تھی کہ اُس دن اُن کا سردار بھی ابھی واپس آیا نہیں ہوگا کہ یہ سب کچھ ہوجائے گا یعنی مکہ فتح ہو جائیگا۔ "طرف" کے معنے "سردار" کے بھی ہوتے ہیں جیسا کہ عربی کی مشہور لغت المنجد میں زیر لفظ "طرف" لکھا ہے "الکریم من الفتیان والرجال"۔

چنانچہ فتح مکہ سے قبل کفار مکہ اپنے سردار ابوسفیان کو مسلمانوں سے صلح کے لئے بھیجتے ہیں لیکن ابھی وہ واپس مکہ بھی نہیں پہنچتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے لشکر مکہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کا وہی حشر ہوتا ہے جو ان آیات قرآنی میں بیان ہوا تھا۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ "کا ارشاد ہوا تو کافر مکہ سے نکل کر یوں بھاگے "کَاَنَّهُمْ خَرَجُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ" گویا وہ قبروں سے نکل کر بھاگ رہے ہیں۔ آخر کار سوائے چند ایک کے تمام کفار اس نشانِ الٰہی کو دیکھ کر ایمان لے آئے ہیں۔ اس طرح یہ پیشگوئی يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ (بنی اسرائیل آیت ۵۳) (اس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی تعریف کرتے ہوئے اس کا حکم مانو گے) بھی پوری ہوگئی۔

آخر ایسا کیوں ہوا؟ ایک یتیم، مسکین، بے زر و بے پر انسان نے ایک ایسے وقت میں جبکہ در و دیوار اس کے خون کے پیاسے تھے یہ اعلان کیا کہ میرے دشمن تباہ ہوں گے اور جو دین میں لایا ہوں وہی کامیاب اور غالب ہوگا اور باقی تمام ادیان مغلوب ہونگے۔ پھر لطف یہ کہ وہی ہوتا ہے جو اس اُمّی بے کس نے کہا تھا۔ یعنی عین پیشگوئی کے مطابق آپ کے دشمن ناکام و نامراد ہوئے اور جس پودے کو کفار نے بیخ سے اُکھاڑنا چاہا وہی بار آور درخت ہوا۔ جس ملک سے آپ کا اخراج تجویز کیا گیا تا آپ ذلیل و خوار ہوں وہی ملک آپ کے زیر نگیں آگیا۔ گویا کہ جھوٹے خداؤں کے پرستاروں پر سچے خدا پر ایمان رکھنے والوں نے فتح پائی۔ اور قرآن کریم کی یہ پیشگوئی "وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○" (الصف آیت ۹) لفظ بلفظ پوری ہوگئی۔

کیا یہ سب واقعات اچانک ہوگئے؟ نہیں بلکہ ایک ہاتھ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کر رہا تھا۔ ورنہ جن حالات میں یہ پیشگوئیاں کی گئی تھیں اگر ان کو مدنظر رکھا جاتا تو ایک انسانی آنکھ قطعاً اُس عظیم الشان مستقبل کو نہیں دیکھ سکتی تھی جس کی خبریں ان پیشگوئیوں میں برسوں پہلے دی گئی تھیں۔ چنانچہ ان پیشگوئیوں کے پورا اُترنے نے ثابت کر دیا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے کیونکہ

اوّل:۔ اس قسم کی پُر شوکت اور پُر جلال پیشگوئیاں اس بے کسی کی حالت میں انسانی طاقت سے بالاتر تھیں۔

دوم:۔ پیشگوئیاں بالکل بعید از قیاس تھیں۔

سوم:۔ کئی برس پیشتر بیان کی گئی تھیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ کسی عالم الغیب ہستی کا کلام ہے۔ اور وہ ہستی خدا تعالیٰ ہی کی ہو سکتی ہے کہ جس نے ان پیشگوئیوں کو پورا کر کے ثابت کر دیا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ (باقی)

---

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے

# اسلام آباد — نئی زندگی کے خدوخال

اسلام آباد کے جو خدوخال ابھی تک ابھرے ہیں وہ نہایت مکمل طور پر پاکستان کے عوام کی امیدوں اور جذبات کی صحت مند اور خوشگوار عکاسی کرتے ہیں۔ مارگلہ سلسلہ ہائے کوہ کے دامن میں یہ شہر ایک جامع منصوبہ بندی کے تحت تیزی سے ترقی پذیر ہے۔ انتظامی سیکٹر میں واقع مرکزی سیکرٹریٹ کی عمارات نہایت خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں۔ مرکزی انتظامیہ کے قریباً تمام دفاتر اس نئے ماحول میں اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ متعدد سفارتخانے اسلام آباد میں اپنے دفاتر قائم کر چکے ہیں۔ اسلام آباد کے رہائشی علاقے مختلف سیکٹروں میں بٹے ہوئے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کا رقبہ ۲۵ مربع میل ہے۔ شہر کی آبادی ستر ہزار سے تجاوز کر چکی ہے جو چار رہائشی سیکٹروں میں پھیلی ہوئی ہے۔ ۲۰۰ سے زائد چھوٹے بڑے بازار بس چکے ہیں جہاں سے روزمرہ ضروریات کی اشیاء دستیاب ہیں۔ ۲۰ مختلف تعلیمی ادارے اسلام آباد کی تعلیمی زندگی میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں۔ جہاں انگریزی۔ اردو اور بنگالی زبانیں ذریعہ تعلیم ہیں سنٹرل گورنمنٹ پولی ٹکنیک کے علاوہ دارالحکومت کے ترقیاتی ادارے کی طرف سے دو طبی مراکز اسلام آباد میں قائم کئے جا چکے ہیں۔ بڑے پیمانے پر پھل۔ سبزی دودھ۔ مکھن۔ مرغیاں وغیرہ فراہمی کے لئے بیشتر منصوبوں کی ابتداء کر دی گئی ہے۔ جن میں سے کئی منصوبے پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔

اسلام آباد اب صرف سول ملازمین کا شہر نہیں رہا بلکہ زندگی کے دوسرے شعبوں سے متعلق لوگ بھی اسلام آباد کی تعمیر و ترقی میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں اور گہما گہمی اسلام آباد کے گلی کوچوں اور بازاروں میں فراوانی سے نظر آتی ہے اسلام آباد ہر طبقے کے افراد کے لئے موزوں اور آرام دہ شہر ثابت ہوا ہے۔

تجارتی اور صنعتی علاقہ بھی اسلام آباد میں تیزی سے ابھر رہا ہے۔ اس شہر میں نجی سرمایہ کاروں کی دلچسپی اور ترقی کے لئے سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ اسلام آباد کی منصوبہ بندی میں اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے کہ روزمرہ کی اشیائے ضرورت آسانی سے کم از کم فاصلے پر دستیاب ہو سکیں۔ بڑے پیمانے پر خرید و فروخت کے لئے چوک کیندرو کے نام سے تجارتی مراکز قائم ہوں گے کیندرو جو رہائشی سیکٹر کا مرکزی علاقہ ہے میں جامع مسجد بنک سینما۔ پولیس اسٹیشن۔ ڈاکخانہ۔ سروس اسٹیشن۔ ڈاکخانہ۔ سروس اسٹیشن۔ کلب مقامی انتظامیہ کے دفاتر بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔

شہر کا سب سے بڑا تجارتی علاقہ رہائشی سیکٹروں کے بیچوں بیچ گزرتا ہے جہاں دفاتر۔ بنک۔ انشورنس کمپنیاں تجارتی ادارے۔ رہائشی فلیٹ اور دوسری تجارتی ضروریات کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہ عظیم تجارتی علاقہ شہر کی خوبصورت ترین شاہراہ خیابان قائداعظم کے دونوں طرف فضل الحق روڈ اور ناظم الدین روڈ پر تعمیر کیا جائے گا۔

خیابان سہروردی پر رہائشی علاقوں کے سلسلہ رہنا کے ساتھ ساتھ ہلکی صنعتوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جہاں ان صنعتی یونٹوں کو اپنے شوروم وغیرہ تعمیر کرنے کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔ آب پارہ کے نام سے مشہور یہ علاقہ ترقی پا کر شہر کا معروف ترین تجارتی علاقہ بن گیا ہے۔ اس علاقے میں پرنٹنگ پریس لانڈریاں۔ موٹر گیراج۔ بیکریاں وغیرہ قائم ہیں۔

اسلام آباد کو معاشی طور پر مستحکم بنانے کے لئے راولپنڈی کے نزدیک سیکٹر آئی ۹ اور ۱۰ میں ایک صنعتی علاقہ کی منصوبہ بندی کی گئی ہے تاکہ یہاں قائم کی جانے والی صنعتیں راولپنڈی اور اسلام آباد دونوں شہروں کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ منصوبہ بندی میں ہر قسم کی جدید سہولتوں اور ضروریات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ مزدوروں کو رہائشی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے صنعتی علاقے کے ساتھ ہی رقبہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اس صنعتی علاقہ میں عمارتی ساز و سامان۔ خوراک اور دوسری ضروریات زندگی سے متعلق صنعتیں قائم کی جا سکتی ہیں اب تک ساٹھ سے زائد صنعتی ادارے اپنی مصنوعات تیار کر رہے ہیں اور ۵۳ کے قریب صنعتی یونٹ تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ اس صنعتی علاقے کے نزدیک ہی سیکٹر آئی ۱۱ میں ریلوے کیرج فیکٹری تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔

اسلام آباد میں صنعتوں کے قیام اور ان کی ترقی کے لئے کئی رعایتیں دی گئی ہیں۔ مثلاً یہاں تیار ہونے والی مصنوعات پہلے تین سال تک ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ قطعات زمین ۹۹ سال کی مدت کے لئے لیز پر دئے گئے ہیں جن کی قیمت دس سال میں اقساط میں ادا کی جا سکتی ہیں۔

یہ بات یقینی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ اسلام آباد کا یہ صنعتی علاقہ بہت جلد اپنی مصنوعات کے اعتماد سے ملک کے صنعتی علاقوں میں اہم مقام حاصل کرے گا۔

# نیشنل بنک آف پاکستان

اکتوبر ۱۹۷۰ء میں نیشنل بنک آف پاکستان کے قیام کو ۲۱ سال ہو جائیں گے۔ یہ بنک آج قابل فخر حیثیت کا مالک ہے۔ بالکل معمولی آغاز سے ترقی کر کے یہ بنک اس وقت ۷۰۰ شاخوں پر مشتمل ایک عظیم ادارہ بن چکا ہے۔ اندرون و بیرون ملک اس بنک کی شاخوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ ملک میں جملہ بنک ڈیپازٹ کا ۲۰ فی صد اس کے پاس ہے۔ اسی طرح تقریباً ۲۰ صد بنک قرضے بھی اس کے دئے ہوئے ہیں۔ تمام مندرجہ فہرست بنکوں کی پاکستان میں جملہ سرمایہ کاری کا ایک چوتھائی حصہ بھی اس کا ہے۔ اس سے ملک کے مالی ڈھانچہ میں اس کا اہم کردار واضح ہو جاتا ہے۔ بنک نے نہ صرف ملک کی بینکنگ میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے بلکہ دوسرے شعبوں میں بھی اپنی سرگرمیاں جاری رکھی ہیں۔ مثلاً عوام کے قرضہ کی سکیم۔ اسکولوں اور فیکٹریوں میں بچت کی حوصلہ افزائی کی سکیم دیہی سفری بنک ٹرسٹ ڈیپازٹ منٹ وغیرہ یہ سرگرمیاں نہ صرف اپنا مالی پہلو رکھتی ہیں۔ بلکہ ان کا معاشرہ پر اہم اور خوشگوار اثر بھی پڑتا ہے۔

## خصوصی ذمہ داریاں

ہر بنک واسٹیٹ بنک ہدایات پر عمل کرنا پڑتا ہے تاہم بعض امور ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں ہر بنک کو اپنے اختیار تمیزی سے قانون کی حدود میں رہتے ہوئے انجام دینا ہوتا ہے اگر تجارتی بنکوں کو یہ اختیار حاصل نہ ہو تو پھر ایسے اداروں کے وجود کا جواز ہی باقی نہیں رہتا۔ پاکستان میں تجارتی بنکوں میں زبردست مقابلہ ہے بعض اوقات یہ مقابلہ بنکاری میں نامناسب اور غیر دانشمندانہ حرکات کا موجب بن جاتا ہے۔

ایسے حالات میں نیشنل بنک کا یہ فرض ہے کہ وہ اس قسم کے مقابلہ میں آنے سے حتی الامکان گریز کرے۔ قومی بنکاری کے ڈھانچے میں اسے بڑی اہم حیثیت حاصل ہے چنانچہ وہ بنکاری کے کسی بھی مقابلہ میں لیاقت کا یقین رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے پاس عظیم مالی وسائل ہیں اور ملک میں کثیر پیمانہ پر اس کی شاخیں موجود ہیں۔ مختصر یہ کہ نیشنل بنک کسی بھی مالی شعبہ میں اپنی سرگرمیاں شروع کر سکتا ہے اور کوئی بھی دوسرا بنک اسے اس اقدام سے روکنے کا اہل نہ ہوگا۔ نیشنل بنک کو بھی دوسرے بنکوں کی طرح مقابلہ کے اثرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن دوسرے بنکوں کی بہ نسبت بہ زیادہ آسانی سے ان اثرات کو برداشت کر سکتا ہے۔

نیشنل بنک کے قیام کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اسے کوئی اجارہ داری حاصل ہو۔ جو ستان میں دیگر تجارتی بنکوں کے مفاد کو نقصان پہنچائے۔

نیشنل بنک نے اکثر مواقع پر بڑے تدبر کا ثبوت دیا ہے۔ اسی وجہ سے اس نے عوام کے مفاد میں بعض ایسے اقدامات بھی کئے ہیں جو مالی حیثیت سے زیادہ منافع بخش نہیں ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ ان حلقوں میں بنکاری سے دلچسپی پیدا کی جائے۔ جن تک بنکوں کی پہنچ مشکل سے ہوتی ہے تاکہ انہیں روپیہ پس انداز کرنے یا قرضہ لینے کی صورت میں بنکاری کے فوائد بھی حاصل ہو سکیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بنک کو منافع کا خیال نہیں رہتا یا وہ اپنے ڈیپازٹروں کے مفاد کا لحاظ نہیں رکھتا لیکن اس کا مطمع نظر دیگر بنکوں کے مقابلہ میں وسیع تر ہے

بسلسلۂ یوم آزادی

# معاہدہ استنبول کے چھ سال

ایران - پاکستان اور ترکی کی سرحدیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور قدیم تاریخی اور مذہبی رشتوں میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں - ان رشتوں کی بنیاد پر یہ ممالک ایک دوسرے کے قریب آتے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا۔ ۲۱ جولائی ۱۹۶۴ء کی سربراہوں کی تاریخی کانفرنس نے ان تینوں ممالک کی اقتصادی ضرورت کو ایک باقاعدہ ادارے کی شکل دینے کا فیصلہ کیا جس کے نتیجے میں آر سی ڈی کا قیام عمل میں آیا

## اصل مقصد

اصل مقصد ممبر ملکوں کے سماجی - اقتصادی - ثقافتی اور روحانی رشتوں کی بدولت علاقے میں ایک متحدہ - پُرامن ترقی پسند اور آزاد معاشرے کا قیام عمل میں لانا ہے -

چھ سال کے عرصہ میں آر سی ڈی نے نہ صرف اپنے کام کی حدود - تنظیمی شکل - بنیادی اقتصادی ڈھانچے کی سہولتیں اور دارتی انتظامات مکمل کئے ہیں بلکہ یہ بنیادی منصوبہ بندی کا کام مکمل کرنے میں بھی کامیاب ہو گئی ہے جو اب عملدرآمد کے مرحلے میں ہے اب ایک مضبوط بنیاد پڑ چکی ہے اور اس کی سرگرمیاں اور تعاون اس حد تک پھیل چکی ہیں کہ سماجی و اقتصادی شعبوں میں وسیع تر تعاون کیا جا رہا ہے -

## تجارت

آر سی ڈی کے تحت تینوں ممالک کے درمیان تجارت کی اہمیت پر بار بار زور دیا گیا ہے - آر سی ڈی کے علاقے میں تجارت کی ترقی میں آسانی پیدا کرنے اور اسے مزید فروغ دینے کی غرض سے آر سی ڈی کے ایوان صنعت و تجارت کا قیام - آر سی ڈی کی جہازرانی کی سروسز - آر سی ڈی کے ہنرکاری کتابچہ کی تیاری - آر سی ڈی ری انشورنس پول کا قیام - تجارت سے متعلق آر سی ڈی کا معاہدہ مختلف قسم کی ادائیگیوں کے انتظامات پر آر سی ڈی یونین کا معاہدہ جیسے اقدامات کئے گئے

## بینکاری

بینکاری کے میدان میں ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے - اگلے چھ مہینوں میں ایک اجلاس بلایا جا رہا ہے جس میں علاقائی ترقی اور تجارتی بینکوں کی تشکیل پر غور کیا جائیگا غالباً آر سی ڈی کے دائرہ کار میں سب سے زیادہ اور شاندار تعاون کا میدان انشورنس کا شعبہ رہا ہے - پانچ ری انشورنس پول یعنی آگ - حادثہ بحری - ہوائی اور انجینئرنگ کی انشورنس کا سلسلہ جاری ہے اور یہ سلسلہ بدستور بڑھ رہا ہے انشورنس کے ان مشترکہ اداروں کی کارکردگی اتنی اچھی رہی ہے کہ اب ان کی کاروباری سرگرمیاں علاقے سے باہر بھی پھیلانے کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے - اس میدان میں ترقیاتی سرگرمیوں کے نتیجہ میں تہران میں ایک آر سی ڈی ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جا رہا ہے - جو مستقبل قریب میں کام شروع کر دے گا -

## صنعت

صنعتی ترقی کی موجودہ سطح اور رفتار سے پتہ چلتا ہے کہ آر سی ڈی کے ملک میں خاص حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے - اشیاء صرف تیار کرنے والی صنعتوں اور ثانوی نوعیت کی مصنوعات میں سے بیشتر صنعتیں تینوں ممالک میں کافی حد تک ترقی یافتہ ہیں اور درآمدات پر ان ملکوں کا انحصار مقابلتاً کم ہے - جن اشیاء کے سلسلے میں یہ ممالک غیر ملکی سامان کے زیادہ محتاج ہیں ان میں بنیادی نوعیت کی کانیں - مشینری - کیمیاوی اشیاء - کیمیاوی کھاد - ٹرانسپورٹ اور مواصلات کا ساز و سامان شامل ہے - چنانچہ یہی وجہ ہے کہ تینوں ممالک میں بھاری صنعتوں اور کیمیاوی اشیاء تیار کرنے والی صنعتوں پر زیادہ زور دیا جا رہا ہے -

## مشترکہ مقاصد کے منصوبے

آر سی ڈی کے تحت جن جن شعبوں میں تعاون کیا گیا ہے - ان میں مشترکہ مقاصد کے منصوبوں کا شعبہ بڑا ہی اہم ہے -

مشترکہ مقاصد کے منصوبوں کا میدان بڑا وسیع ہے - جن میں ممبر ممالک ایک دوسرے سے تعاون کر سکتے ہیں اور ان پر کامیابی سے عملدرآمد کے نتیجے میں تمام تر علاقے کی مجموعی اقتصادی ترقی میں خاطر خواہ اور گرانقدر اضافہ ہوگا - ان منصوبوں پر عملدرآمد کا مرحلہ آ پہنچا ہے اور جن میں سے ۵۵ کے لگ بھگ منصوبوں کی یا تو منظوری دی گئی ہے یا اصولی طور پر انہیں عملدرآمد کے لئے منظور کر لیا گیا ہے - بیس اور منصوبوں کی اقتصادی لحاظ سے قابل عمل ہونے سے متعلق رپورٹ کی منظوری کا انتظار ہے

اقوام متحدہ کا صنعتی ترقیاتی ادارہ آر سی ڈی کے تحت بھاری انجینئرنگ اور بجلی کی کارپوریشن کے قیام سے متعلق جائزہ لے رہا ہے تاکہ جہاں کہیں ممکن ہو ایک مربوط اور ہم آہنگ پالیسی اور نقطہ نظر اختیار کیا جائے - امید کی جاتی ہے کہ اس جائزہ کے نتیجے میں اس علاقے میں بھاری انجینئرنگ کا صنعتی سلسلہ قائم کرنے اور سامان کی تقسیم میں مدد ملے گی -

پٹرولیم اور پیٹرو کیمیکلز کے شعبے میں سب سے زیادہ اہم منصوبہ ایران سے اسکندرون (بحیرہ روم میں ترکی کی بندرگاہ) تک پائپ لائن بچھانے سے متعلق کام خاصا آگے بڑھ چکا ہے - مستقبل قریب میں اس منصوبے پر کام شروع ہو جائے گا -

اس شعبے میں تعاون کا دوسرا منصوبہ آر سی ڈی کے تحت ایران میں تیل کی مشترکہ تلاش کا کام ہے - اس معاملے پر آر سی ڈی کے رکن ممالک اور ادارے سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں -

## سلکی مواصلات

ملکی مواصلات کے شعبے میں ترقی جاری ہے - ترکی نے اپنے ٹیلی فون کالوں کی شرحوں میں کمی کر دی ہے - جو کسی بھی ممبر ملک کے راستے سے سلسلہ ملتا ہے اور پاکستان نے بھی اس کمی پر رضامندی کا اظہار کر دیا ہے - ترکی اپنی سلکی مواصلات کا سلسلہ پاکستان کے راستے انڈونیشیا سے ملانے پر رضامند ہو گیا - اور پاکستان کو بھی تجویز پیش کی ہے کہ وہ کراچی کے راستے ترکی اور افغانستان کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کرے -

علاقے میں ایک دوسرے کو کم کرائے پر ٹیلیفون سرکٹ پٹے پر دینے کی حوصلہ افزائی کی غرض سے ایران - پاکستان اور ترکی نے ایک متفقہ بنیاد پر کرائے کی شرحوں میں کمی کر دی ہے -

علاقے کے درمیان مائیکرو ویو سسٹم کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے تہران میں بین الاقوامی کنٹرول سنٹر قائم کر دیا گیا ہے - اس میں تینوں رکن ممالک کا عملہ کام کرے گا -

تینوں ممالک کے محکمہ کی انتظامیہ نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ ڈاک کی تقسیم و ترسیل میں کوئی تاخیر نہ ہونے پائے -

ایران اور ترکی کے درمیان سڑک اور ریلوے پر کام تسلی بخش طور پر ہو رہا ہے -

## فنی تعاون

فنی معلومات کے تبادلے کے سلسلے میں تعاون کی حد کا تعین کرنے میں خاص ترقی ہوئی ہے آر سی ڈی کے فنی پروگرام کی بنیاد خود اعتمادی پر ہے یہ پروگرام ترقی یافتہ ممالک کی بالواسطہ یا بلاواسطہ مدد یا شرکت کے بغیر تیار کیا گیا ہے - فنی تعاون آر سی ڈی کی اپنی مدد آپ اور اندرونی وسائل پر انحصار کی پالیسیوں سے ہم آہنگ ہے -

سائنسی تحقیق میں گہرے تعاون کا آغاز ہو چکا ہے ایک علاقائی مشاورتی کونسل کا سوال زیر غور ہے مزید برآں رکن ممالک کی ایٹمی توانائی کی تنظیموں کے سربراہوں کا اجلاس اس سال منعقد ہونے والا ہے تاکہ ایٹمی توانائی کے استعمال میں تعاون بڑھانے پر غور کیا جائے ٭

# ایک ضروری اعلان

خدام کے مرکزی سالانہ امتحانات ۱۴ اگست ۱۹۷۰ء بروز جمعہ منعقد ہو رہے ہیں۔ یہ امتحانات چھ مدارج میں منقسم ہیں۔
مبتدی۔ متقدم۔ مقتصد۔ سابق۔ فائق۔ مرفائز — ان امتحانات میں ہر خادم کو شامل ہونا چاہیئے۔ ان پڑھ خدام خواندہ خدام کو سوالات کے جوابات لکھوا کر امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔
امتحانات کے پرچوں میں ایک سوال حفظ قرآن کریم کا ہے۔ قائدین مجالس حفظ کا امتحان لینے کے لئے کسی مناسب دوست کو ممتحن مقرر کر لیں اور اس سوال کے نمبروں کی فہرست جوابی پرچہ جات کے ساتھ بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم)

# درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے مکان کا مقدمہ سشن جج کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ احباب جماعت اس میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سید امتیاز احمد سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

۲۔ خاکسار کئی دنوں سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم غلام رسول از دودہ ضلع سرگودھا)

۳۔ خاکسار کو زمین کا ایک مقدمہ درپیش ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مقدمہ کا فیصلہ باعزت طور پر میرے حق میں ہو۔

محمد لطیف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

۴۔ میرا بڑا بھائی خالد محمد فاروق دو مہینے سے بیمار چلا آرہا ہے — علاج بھی کرا رہے ہیں۔ تاحال کوئی افاقہ معلوم نہیں ہوتا۔ اور سول ہسپتال ڈیرہ غازیخاں میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحتیابی اور لمبی زندگی کے لئے دعا فرمائیں۔

(حبیب اللہ بزدار صفدر ساکن بستی بزدار)

۵۔ میری بچی عزیزہ منزہ بعمر چھ سال تقریباً پندرہ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ علاج معالجہ ہو رہا ہے۔ مگر ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے اسے جلد از جلد مکمل صحت عطا فرماوے۔ آمین (احمد حیات لاہور چھاؤنی)

۶۔ میرے والد محترم میاں عبد اللطیف صاحب صراف شاہ کوٹ کو دس اور گیارہ جولائی کی درمیانی رات کو ۱½ بجے کے قریب دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی نہایت عاجزانہ اور دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب محترم کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

عبد الکریم غیور صراف شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ

# قائدین مجالس سے گذارش

ماہ ظہور (اگست) شروع ہو گیا ہے۔ ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی رپورٹ کارگذاری بابت ماہ جولائی ۱۵ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیں۔ نیز بعض مجالس نے ابھی ماہ مئی اور جون کی رپورٹس نہیں بھجوائی۔ وہ جلد از جلد تیار کر کے مرکز کو بھجوا کر مشکور فرمائیں۔ مرکز کو آپ کی کارگذاری رپورٹ کا شدت سے انتظار ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)


## "مرغی خانہ" کھولنے کیلئے

ہماری وائٹ لیگھارن مرغی (جس کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے) کے چوزے خرید فرمائیں۔ ریٹ (۱) یکروزہ چوزے (مکس) -/۱۵۰ روپے سیکڑہ۔
(۲) یکروزہ پٹھیاں (۹۰%) -/۳۰۰ روپے سیکڑہ
(۳) یکروزہ مرغ -/۳۱ روپے سیکڑہ

منیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ


ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

# اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع

## ۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر کو منعقد ہوگا

مجالس اطفال الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال انشاء اللہ تعالیٰ اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع ۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع دینی اور اخلاقی تربیت کا ایک نادر موقعہ ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس اجتماع سے خطاب فرمائیں گے (انشاء اللہ) علاوہ ازیں اطفال کے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوں گے۔ اطفال کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

قائدین مجالس کا فرض ہے کہ جملہ اطفال کو اجتماع کی تاریخوں سے آگاہ کریں۔ اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔ مختلف مقابلہ جات میں شمولیت کے لئے ان کی مدد اور راہنمائی کریں۔

اجتماع کے سلسلہ میں مزید ہدایات عنقریب جاری کر دی جائیں گی۔

عطاء المجیب راشد مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ


## بواسیر

جس سے درد، جلن۔ کھجلی۔ اخراج خون اور قبض وریاح وغیرہ جڑ سے ختم کرنے کے لئے (PILESCURE)
پائلز کیور کے چار کیپسولز کا ایک کورس کافی ہے۔ تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک مفت مکمل کورس = /۱۰ ڈاک خرچ ۱/۵۰ - بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل اسٹورز یا براہ راست ہم سے طلب کریں۔ ملتے جلتے ناموں سے بچنے کے لئے پائلز کیور اور کیور دیٹو میڈیسن کمپنی کا نام یاد رکھیں۔ کیور دیٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ


# سرگودھا سے لاہور۔ عوامی ٹرانسپورٹ کی عوامی ایکسپریس بسیں

| نمبر شمار | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| سرگودھا سے لاہور | ۳-۵۰ صبح | ۵-۰۰ | ۶-۰۰ | ۸-۱۵ | ۹-۱۵ | ۱۰-۰۰ | ۱۱-۰۰ | ۱۱-۵۰ | ۲-۵۰ بعد دوپہر | ۳-۵۰ | ۵-۵۰ |
| لاہور سے سرگودھا | ۳-۵۰ صبح | ۵-۲۰ | ۷-۵۰ | ۸-۳۰ | ۱۱-۲۰ | ۱۱-۵۰ | ۲-۳۰ | ۳-۲۰ | ۲-۵۰ | ۶-۰۰ | ۸-۳۰ رات |

بیوپاری حضرات کی سہولت کے لئے لاہور سے آخری ٹائم ۸-۳۰ بجے چلایا گیا ہے
نئی گاڑیاں تجربہ کار سٹاف آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔

منیجر ایم اے ظفر


(M.P.E) ایم۔ پی۔ ای

## آٹو ورکشاپ

ہر قسم کی کاروں کی ٹیوننگ۔ مرمت اوورہالنگ اور خرید و فروخت کا مرکز
۱۴۲ سرکلر روڈ لائلپور بالمقابل گورنمنٹ گرلز کالج


## صاحب نصاب احباب و خواتین زکوٰۃ کی ادائیگی فرمائیں (ناظر بیت المال آمد)

... دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

## انفرادی اور قومی زندگی میں اسلام کو داخل کرنا ہمارا سب سے پہلا اور اہم فرض ہے

### اہلِ وطن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زرّیں نصائح

(۱) "پاکستان کا مستقبل محض اسلام کو اپنی عملی زندگی میں داخل کرنے کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے پاکستان کا مطالبہ اس بناء پر کیا تھا کہ ہماری تہذیب الگ ہے اور ہندو تہذیب الگ۔ . ہماری لڑائی اس لئے تھی کہ اس ملک میں ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی گھر نہیں تھا ہم ایک زمین چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زمین کہا جا سکے . . . ہم ایک حکومت چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کہا جا سکے۔ یہی اصل محرک پاکستان کے مطالبہ کا تھا۔ پس انفرادی اور قومی زندگی میں اسلام کو داخل کرنا ہمارا سب سے پہلا اور اہم فرض ہے۔" (الفضل ۲۳ - مارچ ۱۹۵۶ء)

(۲) "پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اِس لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقعہ میسّر آگیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصّہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دُنیا کی کوئی قوم ان کے مقابل میں نہیں ٹھہر سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے۔" (الفضل ۲۳ - مارچ ۱۹۵۶ء)

(۳) "معنوی دولت ہی کسی ملک کی اصل قوت ہوا کرتی ہے باقی سب چیزیں اس کے مقابلہ میں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر پاکستان کا ہر نوجوان عقل سے کام لے، دماغ پر زور دے اور یہ اقرار کرے کہ مجھے تمام قوتیں ملک و ملّت کے لئے وقف کر دینی ہیں تو یقیناً ہماری ساری (ملکی) ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔" (المصلح کراچی ۴ - اگست ۱۹۵۳ء)

## پاکستان کی قومی آئیڈیالوجی —— قائدِ اعظم کے الفاظ میں

### تمہارا رنگ، ذات اور عقیدہ کچھ بھی ہو تم اس مملکت کے مساوی شہری ہو

"اگر ہم پاکستان کی اس عظیم مملکت کو خرّم و خوش حال بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم باشندوں کی خصوصاً عوام اور غرباء کی فلاح و بہبود پر اپنی تمام کوششیں مرتکز کر دیں۔ اگر تم باہم تعاون سے کام کرو گے، ماضی کو بھول جاؤ گے، اور مخالفتوں کو ترک کر دو گے تو تم لازماً کامیاب ہو جاؤ گے۔ اگر تم اپنے ماضی کو بدل دو گے اور اس سپرٹ میں متحد ہو کر کام کرو گے کہ تم میں سے ہر ایک خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو، خواہ ماضی میں اس کے تعلقات تمہارے ساتھ کیسے ہی رہے ہوں، خواہ اس کا رنگ، اس کی ذات اور اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو، اوّل دوم اور آخر اس مملکت کا شہری ہے جس کے حقوق و فرائض بالکل مساوی ہیں تو تمہارے عروج و ارتقا کی کوئی انتہا نہ ہو گی . . . .

. . . ہمارا آغاز ایسے ایّام میں ہو رہا ہے جب ایک قوم اور دوسری قوم ایک ذات اور مسلک اور دوسری ذات اور مسلک کے درمیان کوئی فرق و امتیاز نہیں رہا۔ ہم اس بنیادی اصول کی بناء پر آغازِ کار کر رہے ہیں کہ ہم تمام شہری ہیں اور ایک مملکت کے مساوی شہری ہیں۔" ٭

## ایک ضروری اعلان

بعض احباب مرکز میں شعبہ رشتہ وناطہ کے لئے تحریک کرتے ہیں انہیں بعض رشتے بتائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو مرکز کے ذریعہ طے ہو جاتے ہیں لیکن ان میں سے بعض رشتے احباب خود طے کر لیتے ہیں اور مرکز کو اس کی اطلاع نہیں دیتے اس سے بعض اوقات تکلیف دہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ لاعلمی کی وجہ سے مرکز یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ ابھی یہ رشتے طے نہیں ہوئے حالانکہ وہ طے ہو چکے ہوتے ہیں اور اس وجہ سے انہیں مرکز کی منتظرہ فہرست سے کٹ جانا چاہیئے لیکن احباب کی عدم توجہ سے ایسا نہیں ہوتا۔ پس جو رشتے طے ہو جائیں ان کے متعلق احباب کے لئے ضروری ہے کہ فوراً مرکز کو مطلع کریں تا مرکز پھر اس رشتے کا کسی اور کو مشورہ نہ دے ٭

(ناظر اصلاح وارشاد)

## درخواستِ دعا

آج سے خاکسار کا امتحان (ایم۔اے فائنل لائبریری سائنس) شروع ہے خاکسار کے علاوہ سات اور احمدی طلباء بھی ہوسٹل سے ایم۔اے اور ایم۔ایس سی کے مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ جملہ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت ہم سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار منیر الحق شاہد (ابن ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب فاضل) یونیورسٹی ہوسٹل کراچی

## وقفِ جدید کے "عظیم مراکز" میں حصّہ لینے والے احباب!

جیساکہ دوستوں کو علم ہے علاقہ نگرپارکر (سندھ) اور دیگر مقامات پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کے کئی معلم کام کر رہے ہیں۔ بعض جماعتیں اقتصادی لحاظ سے ایک معلم کا پورا خرچ برداشت نہیں کر سکتیں معلمین تو وہاں پر بھی کام کرتے ہیں مگر ان کے اخراجات کا ایک وافر حصّہ دوسرے ذی استطاعت دوست برداشت کر لیتے ہیں اور اس طرح "المؤمنون اخوۃ" کی زندہ مثال قائم ہو جاتی ہے۔

ایسے دوست جو ایک معلم کے خرچ کا کسی قدر حصّہ بھی برداشت کر سکتے ہوں ازراہِ کرم اپنے اسماءِ گرامی سے مطلع فرما دیں تاکہ ان کے لئے دعا کی تحریک کی جا سکے۔ اللہ تعالےٰ خود اپنے فضل سے ایسے صاحبان کو نوازے اور دینی و دنیوی نعماء سے انہیں سرفراز فرمادے۔ آمین ٭ (ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

## مکرم قریشی نورالحق صاحب تنویر

جہاں کہیں بھی ہوں مجھ سے رابطہ پیدا کریں بعض نہایت ضروری اور فوری کام رُکے ہوئے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴